جلد ۵۳/۱۸ | ۲۲ امان ۱۳۴۳ ہش ۔ ۷ ذیقعدہ ۱۳۸۳ھ ۔ ۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء | نمبر ۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ مارچ بوقت ۷ بجے صبح

کل دوپہر کے وقت حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ لیکن رات کو طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی پینتالیسویں (۴۵) مجلس مشاورت شروع ہوگئی

حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے ادا فرمائے

ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز پر غور و فکر کیلئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر

ربوہ ۲۱ مارچ۔ کل مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ ساڑھے چار بجے سہ پہر تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں جماعت احمدیہ کی ۴۵ ویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہوگئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت مجلس شوریٰ کا افتتاح محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور نے مختصر خطاب اور اجتماعی دعا سے فرمایا۔ افتتاحی اجلاس میں جو ساڑھے چار بجے سہ پہر سے ساڑھے پانچ بجے شام کے کچھ دیر بعد تک جاری رہا ایجنڈے کی تجاویز پر غور و فکر کے لئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ اس اجلاس میں مشرقی اور مغربی پاکستان کی جماعت ہائے احمدیہ کے قریباً پانچ صد نمائندوں نے شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس کی مختصر روئداد

جملہ نمائندگان کے کالج ہال میں اپنی اپنی مقررہ نشستوں پر بیٹھنے کے بعد ساڑھے چار بجے سیکرٹری مشاورت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالت طبع کے باعث مجلس مشاورت میں تشریف نہیں لا سکیں گے۔ اس لئے حضور نے شوریٰ کے اجلاسوں میں صدارت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کو مقرر فرمایا ہے اس لئے میں محترم شیخ صاحب موصوف سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ کرسی صدارت پر تشریف فرما ہو کر مجلس شوریٰ کی کارروائی کا آغاز فرمائیں۔

صاحب صدر کا افتتاحی خطاب

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد آپ کی زیر ہدایت پہلے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعدہ آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ نمائندگان اور زائرین شریک ہوئے دعا سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا یہ ہماری ۴۵ ویں مجلس مشاورت ہے۔ جن حالات میں ہم آج یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ان کے لحاظ سے یہ امر بہت ضروری ہے کہ دوست شوریٰ کی کارروائی کے سلسلہ میں بعض امور کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔ امسال بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی علالت کی وجہ سے شوریٰ میں تشریف نہیں لا سکے گزشتہ سال حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں موجود تھے۔ ہمیں آپ کی راہ نمائی حاصل تھی۔ آپ کی دعائیں ہمارے شامل حال تھیں اور آپ کے تجربہ سے مستفید ہونے کا ہمیں موقعہ میسر تھا۔ لیکن اس مجلس مشاورت میں یہ دونوں باتیں ہمیں حاصل نہیں۔ اس لحاظ سے ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ موجودہ حالات میں ہم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جملہ نمائندگان اسے اپنے ذہنوں میں پوری طرح مستحضر رکھیں گے۔ سب کمیٹیوں کے لئے نام تجویز کرنے ہوں یا کسی امر میں بحث و تمحیص کے دوران اپنا مشورہ پیش کرنا ہو یا بحث کے بعد کسی امر کے بارہ میں رائے زنی ہو۔ یہ سب امور ایسے ہیں کہ ان میں ہمیں یہ امر بہرحال مدنظر رکھنا ہوگا کہ ماحول قدرے مختلف ہے اور اسی نسبت سے ہماری ذمہ داری پہلے سے زیادہ ہے۔ ہم نے ان سب امور میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ۴۴ سال درس لیا ہے۔ ہمیں اپنے عمل سے ثابت کر دکھانا چاہیئے کہ ہم اتنے لمبے عرصہ سے جو سبق پڑھتے چلے آئے ہیں وہ ہم بھولے نہیں ہیں۔ جو کارروائی ہو۔ وہ بہت سہولت اطمینان اور تسلی سے عمل میں آنی چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام نمائندگان کام کو بسہولت انجام دینے میں حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پورے طور پر تعاون کریں گے اور اسی طرح تمام ادارے بھی جن کے نمائندے یہاں موجود ہیں وہ بھی باہمی تعاون سے کام لیں گے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ جن اوصاف سے متصف تھے۔ ان کا اصل اور لب لباب یہ ہے کہ وہ سچے

(باقی صفحہ ۶ پر)

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۲۱ مارچ۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ وہ ایک مامور من اللہ کی جماعت میں شامل ہیں انہیں ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بالخصوص باہمی محبت و اخوت کی اہمیت کو واضح کیا۔
مجلس مشاورت کے پیش نظر جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کی گئیں۔

تقریب یوم پاکستان ۱۹۶۴ء

۲۳ مارچ ۱۹۶۴ء کو ربوہ میں یوم پاکستان حسب ذیل پروگرام کے تحت منایا جائیگا۔

(۱) تمام مساجد میں پاکستان کی سلامتی اور ترقی کے لئے دعائیں کی جائیں گی۔ (۲) دفتر کمیٹی پر پرچم پاکستان لہرایا جائے گا (۳) غربا اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی جائے گی (۴) تعلیمی ادارہ جات میں کھیلیں ہونگی۔ اور مستحق کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔ (۵) سرکاری و غیر سرکاری عمارات پر رات کو چراغاں کیا جائیگا۔ دوکانیں اور بازار سجائے جائیں گے۔ مقابلہ روشنی و سجاوٹ میں اول آنے والی دکان کو کمیٹی کی طرف سے انعام دیا جائے گا — اہالیان ربوہ سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ اس قومی تہوار کو بڑے جوش و خروش سے منائیں۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ مارچ ۶۲ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کا

عظیم الشان کارنامہ ——— مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک امر یہ بھی ہے کہ آپ نے جماعت میں مجلس مشاورت کی بنیاد ڈالی ہے۔ امسال ۲۱-۲۲-۲۳ مارچ کو مجلس مشاورت کا جو انعقاد ہو رہا ہے یہ پینتالیسویں مجلس ہے گویا آج سے پینتالیس سال پہلے باقاعدہ طور پر مجلس کا قیام عمل میں آیا۔ جہاں تک ہمیں یاد ہے شاید ایک آدھ دفعہ بعض فوری حالات کی وجہ سے مجلس کا انعقاد نہیں ہو سکا۔ ورنہ جب سے اس کا قیام ہوا ہے حتی الوسع باقاعدگی سے انعقاد ہوتا چلا آیا ہے یہ مجلس انجمن سے بالکل ایک علیحدہ چیز ہے۔ اور ہر سال جماعتوں کے منتخب نمائندے اس میں شمولیت کرتے ہیں۔ ہر جماعت اپنی اپنی جگہ اجلاس کر کے نمائندے ان قواعد کے مطابق منتخب کرتے ہیں جو ان کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بنائے گئے ہیں۔

یہ قواعد یا شرائط جن کے مد نظر جماعتیں نمائندوں کا انتخاب کرتی ہیں تقویٰ ان میں سے اوّلین شرط ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جو جماعتوں کے نمائندے شوریٰ میں شمولیت کرتے ہیں وہ جماعتوں کے اعتبار پر ہر طرح سے ایک اسلامی مجلس شوریٰ کی نمائندگی کے اہل ہوتے ہیں۔

شوریٰ کے سامنے ایک مقررہ ایجنڈا ہوتا ہے جس کی نقول پہلے ہی جماعتوں میں ارسال کر دی جاتی ہے اور ان کو ہدایت ہوتی ہے کہ وہ اپنے نمائندوں کو اپنے فیصلوں کے مطابق اظہار رائے کے لئے شمولیت کیلئے بھیجیں۔ چنانچہ جماعتیں اس کام کے لئے اجلاس بلاتی ہیں اور ایجنڈا پر اظہار رائے کرتی ہیں۔ اس طرح جو نمائندے کسی جماعت کی طرف سے شوریٰ میں شمولیت کرتے ہیں گویا وہ اپنی جماعت کی ہر طرح سے نمائندگی کرتے ہیں اور اس طرح ہر رکن جماعت کو اپنی رائے کے اظہار کا پورا پورا موقع ملتا ہے شوریٰ کے آغاز میں ہر معاملہ کے متعلق جو ایجنڈا پر ہوتا ہے ایک ایک سب کمیٹی کا انتخاب ہوتا ہے۔ ہر نمائندے کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ سب ان سب کمیٹیوں کے ارکان تجویز کریں۔ اس کے بعد شوریٰ کی کارروائی شروع ہوتی ہے ہر سب کمیٹی اپنا اپنا فیصلہ پیش کرتی ہے جس پر کھلی بحث ہوتی ہے۔ ہر نمائندہ کو تقریر کا اختیار ہوتا ہے خواہ اس کی تقریر سب کمیٹی کے فیصلہ کے حق میں ہو یا خلاف ہو۔ اس دوران میں ترامیم پیش کرنے کی بھی اجازت ہوتی ہے۔ ہر قسم کی بحث کے بعد کثرت رائے کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔ جو منظوری کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ آپ کی منظوری کے بعد وہ فیصلہ قواعد کا حصہ بن جاتا ہے۔ شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اکثریت کی رائے سے اختلاف کرتے ہیں۔ بہر حال جماعت احمدیہ کی شوریٰ کا لائحہ عمل امکان کی حدود تک اسلامی روح کا حامل ہوتا ہے۔

شوریٰ کے متعلق قرآن کریم میں دو جگہ ذکر آتا ہے ایک سورہ آل عمران آیہ ۱۶۱ میں جہاں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

شاورھم فی الامر فاذا
عزمت فتوکل علی اللہ

یعنی آپ امور مہمہ میں مومنوں سے مشورہ کر لیا کریں۔ پس جب آپ کسی بات کا پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔

اس آیہ کریمہ میں مخاطب اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہیں ہماری رائے میں اس حکم میں آپ کے خلفاء بھی آتے ہیں۔ یعنی آپ کے خلفاء کے لئے بھی یہی قاعدہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے کہ وہ بھی اسی طرح عمل کریں۔ یعنی دوسروں سے جو اہل الرائے ہوں امور مہمہ میں مشورہ کیا کریں اور جب کسی کام کا پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔

یہاں سے یہ اصول نکلتا ہے کہ مامور من اللہ اگرچہ اس حکم کے ماتحت مشورہ کرنے کے لئے مکلف ہوتے ہیں مگر آخری فیصلہ انہی کے اختیار میں ہوتا ہے اور وہ حالات کے مطابق جس بات کو مناسب سمجھیں اس کو اختیار کر سکتے ہیں کثرت رائے کے پابند نہیں ہوتے۔ اس کی مثالیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین کے عہد میں ملتی ہیں۔

دوسرا مقام جہاں مشوریٰ کا ذکر آتا ہے سورہ شوریٰ کی ۳۹ ویں آیت ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :-

وامرھم شوریٰ بینھم

یعنی مومنوں کا طریق کار یہ ہے کہ وہ باہم مشورہ کر لیتے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ امور مہمہ میں باہم مشورہ کر لیا کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہاں مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے کہ وہ امور مہمہ میں باہم مشورہ کر لیا کریں۔ یہ گویا ایمان ہی کا ایک حصہ ہے کہ جب کوئی مشکل کام آ پڑے تو بجائے خود رائی سے کام لینے کے مومنوں کے حکمران اہل الرائے سے مشورہ کر لیا کرتے ہیں بلکہ یہ کہ ان کو مشورہ کرنا ضروری ہے۔

یہ دو آیتیں ہیں جن سے آج کل اسلام میں جمہوریت کا استدلال کیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان آیات سے لوگوں سے مشورہ کرنے کی الٰہی ہدایت کا استدلال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ان آیات سے یہ استدلال کرنا کہ آجکل مغربی قسم کی جمہوریت جس کا رواج عام ہو رہا ہے اسی قسم کی جمہوریت اسلام کا منشاء ہے صحیح نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام ایک دین ہے جس کی بنیاد الٰہی احکام پر ہے۔ اور یہ الٰہی احکام ہمارے پاس قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت میں موجود ہیں۔ یہ احکام کسی انسانی دماغ کی پیداوار نہیں ہیں اس لئے اسلامی احکام کے نفاذ کی راہ پہلے ہی سے متعین ہے۔ اور ان سے انحراف ہمارے عقیدے کے مطابق نہ صرف دنیاوی نقصان ہوتا ہے بلکہ آخرت کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے اسلامی شوریٰ میں پارٹی سسٹم کی کوئی گنجائش نہیں جو مغربی جمہوریت کی نمایاں ترین خصوصیت ہے۔ کثرت رائے اور پارٹی سسٹم میں عظیم فرق ہے۔ کثرت رائے کا مطلب یہ ہے کہ ہر رکن شوریٰ جو اظہار رائے کرتا ہے وہ آزاد ہوتا ہے وہ کسی پارٹی سے وفاداری کی بنا پر نہیں ہوتا مگر مغربی جمہوریت میں جو پارٹی سسٹم کام کرتا ہے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ کوئی پارٹی کا رکن اپنی پارٹی کے فیصلہ سے بے وفائی نہیں کر سکتا۔ خواہ اس کے نزدیک پارٹی کی اکثریت غلطی پر ہو اس کو کثرت رائے کے فیصلہ کے سامنے اپنی ذاتی رائے کو چھوڑنا پڑتا ہے اس طرح اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ حق بات پردے کار نہ آسکے۔

مغربی قسم کی جمہوریت میں حزب اختلاف کو لازمی سمجھا جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اس قسم کی جمہوریت کی بنیاد کسی الٰہی قانون پر نہیں ہوتی اس لئے حزب اختلاف بھی ضروری ہے ورنہ حکومت جو انہی جیسے انسانوں پر مشتمل ہوتی ہے اپنی من مانی کر سکتی ہے۔ اور ایسے قانون پاس کر سکتی ہے جو ملک و قوم کے لئے مفید نہ ہوں۔ اس لئے حکومت کو ہوشیار رکھنے کے لئے ایک ایسے طاقتور حزب اختلاف کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اس کو چوکنا کرتا رہے کہ اگر اس نے من مانی کی تو جمہور اس کو برخواست کر سکتے ہیں۔

ایک خالص اسلامی جمہوری حکومت میں پارٹی سسٹم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اسلامی نقطۂ نظر سے جو فیصلہ ہوتا ہے وہ قرآن و سنت کے اصولوں کے مطابق ہونا لازمی ہے۔ یہاں پارٹی سے وفاداری کوئی معنی نہیں رکھتی۔ البتہ ہر مومن کو کسی امر مہمہ کے متعلق اپنی رائے کے اظہار کا کھلا موقع ہونا چاہیئے۔

دوسری بات جو اس ضمن میں قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ مغربی قسم کی جمہوریت میں اکثریت کا فیصلہ ناطق ہوتا ہے۔ مگر خالص اسلامی حکومت میں مامور من اللہ یا اسکے خلفاء کثرت رائے کے پابند نہیں ہوتے اور ان کو اجازت ہوتی ہے کہ مومنوں سے مشورہ کے بعد جو فیصلہ کریں اس کے مطابق عمل کریں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔

جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ اسلامی اصولوں کے مطابق کام کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح اسلامی طریق کار کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ تاہم چونکہ جماعت احمدیہ کوئی سیاسی پارٹی نہیں ہے اس کے فیصلے جماعتی امور تک ہی محدود ہیں۔ اس کے باوجود جب کبھی کہیں خالص اسلامی حکومت قائم ہوئی تو یقیناً ہماری مجلس شوریٰ اس کے لئے نمونہ کا کام دے گی۔

مکرم شیخ محمد دین صاحب کی علالت

گزشتہ چند دنوں سے والد صاحب بزرگوار مکرم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ بیمار ہیں اور بوجہ بیماری کمزوری بڑھ رہی ہے۔ لاہور میں اگرچہ علاج جاری ہے لیکن تسلی بخش اس کا اثر دکھائی نہیں دے رہا۔ بزرگان سلسلہ و احباب سے خاکسار کی درخواست ہے دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے والد صاحب بزرگوار کو صحت و تندرستی عطاء کرے۔ آمین۔ اسی طرح میری اہلیہ بھی بیمار رہتی ہیں انکی صحت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔
(شیخ مبارک احمد سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

آج سے پچاس سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایک پیشگوئی

اور

اس کا حیرت انگیز رنگ میں ظہور

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

منصب خلافت پر فائز ہوتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے جو سب سے پہلی تقریر ارشاد فرمائی اس میں حضور نے تبلیغ اسلام کو سب کاموں پر مقدم قرار دیتے ہوئے اعلان فرمایا:

"اسلام کا پھیلانا ہمارا پہلا کام ہے۔ مل کر کوشش کرو تا کہ اللہ تعالے کے احسانوں اور فضلوں کی بارش ہو"

(الفضل ۲ مارچ ۱۹۱۴ء صـ۳)

اس مقدس ترین فریضہ کی سرانجام دہی کے لئے حضور پُر نور نے ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کو ملک بھر کی جماعتوں کے نمائندے قادیان میں طلب فرمائے۔ اور ان کے سامنے ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ اس معرکۃ الآراء خطاب کے دوران حضور نے نہایت پُر شوکت الفاظ میں فرمایا:۔

"جہاں تک میں نے غور کیا ہے میں نہیں جانتا کیوں بچپن ہی سے میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے اور تبلیغ سے ایسا انس رہا ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا۔ اور مجھے ایسی مرض تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو۔ میرے ہی ہاتھ سے ہو میں اپنی اس خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے ہے میں جب دیکھتا تھا، اپنے اندر اس جوش کو پاتا تھا۔ اور دعائیں کرتا تھا کہ اسلام کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ پھر اتنا ہو اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو۔ جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں ..... غرض اسی جوش اور خواہش کی بناء پر میں نے خدا تعالے کے حضور دعا کی کہ میرے ہاتھ سے تبلیغ اسلام کا کام ہو اور میں خدا تعالے کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے میری ان دعاؤں کے جواب میں بڑی بشارتیں دی ہیں۔" (منصب خلافت طبع اول صفحہ ۱۶)

ان خدائی بشارتوں کی روشنی میں حضور نے واضح لفظوں میں پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا:۔

"آپ وہ قوم ہیں جس کو خدا نے چن لیا۔ اور یہ میری دعاؤں کا ایک ثمرہ ہے جو اس نے مجھے دکھایا اس کو دیکھ کر میں یقین رکھتا ہوں کہ باقی ضروری سامان بھی وہ آپ ہی کرے گا۔ اور ان بشارتوں کو عملی رنگ میں دکھا دے گا۔ اور اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہوگی اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گذرے گا۔ جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے ...... میں تمام زبانوں اور تمام قوموں میں تبلیغ کا ارادہ رکھتا ہوں اس لئے کہ یہ میرا کام ہے کہ تبلیغ کروں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بڑا ارادہ ہے اور بہت کچھ چاہتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا ہی کے حضور سے سب کچھ آوے گا میرا خدا قادر ہے جس نے یہ کام میرے سپرد کیا ہے وہی مجھے اس سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق اور طاقت دے گا۔ کیونکہ ساری طاقتوں کا مالک وہ آپ ہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مقصد کے لئے بہت روپیہ کی ضرورت ہے۔ مگر اس کے خزانوں میں کس چیز کی کمی ہے کیا اس سے پہلے ہم اس کے عجائبات قدرت کے تماشے دیکھ نہیں چکے۔ یہ جگہ جس کو کوئی جانتا نہیں تھا اس مامور کے باعث دنیا میں شہرت یافتہ ہے اور جس طرح پر خدا نے اس سے وعدہ کیا تھا۔ ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھ روپیہ اس کے کاموں کی تکمیل کے لئے اس نے آپ بھیج دیا۔ اس نے وعدہ کیا ینصرک رجال نوحی الیھم تیری مدد ایسے لوگ کریں گے۔ جن کو ہم خود وحی کریں گے۔ پس میں جبکہ جانتا ہوں کہ جو کام میرے سپرد ہوا ہے۔ یہ اسی کا کام ہے اور میں نے یہ کام خود اس سے طلب نہیں کیا۔ خدا نے خود دیا ہے۔ تو وہ انہی رجال کو وحی کرے گا۔ جو مسیح موعود کے وقت وحی کئے جاتے تھے۔

پس میرے دوستو! روپیہ کے معاملہ میں گھبرانے اور فکر کرنے کی کوئی بات نہیں وہ آپ سامان کرے گا آپ ان سعادت مندروحوں کو میرے پاس لائے گا جو ان کاموں میں میری مددگار ہوں گی"۔ (ایضاً صـ۱۷-۱۹)

یہ عظیم الشان پیشگوئی ایسے وقت میں کی گئی۔ جبکہ ملک سے باہر جماعت احمدیہ کا صرف ایک مشن قائم تھا۔ مرکزی خزانہ قریباً خالی ہو چکا تھا۔ اور اندرونی انتشار اس درجہ خطرناک صورت حال اختیار کر چکا تھا۔ کہ بیگانے سلسلہ حقہ کی تباہی کو یقینی سمجھنے لگے تھے۔ اور ان کی نگاہ میں تحریک احمدیت کا مستقبل سراسر تاریک دکھائی دے رہا تھا مگر کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے۔ چونکہ یہ آواز خدائے ذوالعرش کی آواز تھی۔ گو بظاہر الفاظ ایک نحیف دکمزور "۲۵ سالہ نوجوان" کے تھے۔ اس لئے ہزاروں مزاحمتوں کے باوجود بالآخر یہ آسمانی خبر پوری ہوئی۔ اور آج دنیا اپنی آنکھوں سے اس حقیقت کا مشاہدہ کر سکتی ہے کہ کس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے شاگردوں کے ذریعہ یورپ امریکہ۔ افریقہ۔ ایشیا اور افریقہ غرضیکہ تمام براعظموں میں اسلامی مشن قائم ہو چکے ہیں لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ مساجد تعمیر ہو رہی ہیں اور اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت و شوکت کو دیکھ کر کفر و باطل کے ایوانوں میں زلزلہ بپا ہے۔

اے مسیح محمدی کے لخت جگر اور کاروان احمدیت کے قافلہ سالار! (اللہ تعالے آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ لاکھوں برکتوں سے معمور لمبی عمر عطا فرماتے) دنیا تسلیم کرے یا نہ کرے۔ مگر ہم خدا تعالے کے اس زندہ و تابندہ نشان کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے اور ہم زمین و آسمان کو گواہ رکھ کر یہ شہادت دیتے ہیں کہ ؎

ہم پہ کرم کیا ہے خدائے غفور نے
پورے ہوئے وہ وعدے کئے جو حضور نے

ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین ؁

رہتی دنیا تک تحریک دعا کا ذریعہ

(از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ ناظم ارشاد وقف جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ تعمیر دفتر وقف جدید کے لئے چندہ دینے والے مخلصین کے اسماء حسب ذیل ترتیب سے بغرض تحریک دعا کندہ کئے جائیں گے۔ اس لوح کی سر فہرست پر حضور ایدہ اللہ تعالے کا نام ہوگا۔ کیونکہ آپ نے تعمیر دفتر کے چندہ کی تحریک فرماتے ہوئے خود ایک ہزار روپیہ کے عطیہ سے اس کا آغاز فرمایا تھا

(۱) ایک ہزار یا زیادہ روپے دینے والے احباب

(۲) پانصد یا زیادہ " " "

(۳) ایک صد یا " " " "

صاحب حیثیت احباب نہ صرف اپنے ناموں کو اس مستقل دعائیہ فہرست میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں بلکہ اپنے مرحوم بزرگان کو ایصال ثواب کی خاطر ان کی طرف سے بھی اس کار خیر میں حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مبلغ یوگنڈا کیلئے درخواست دعا

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل مبلغ ساکا (یوگنڈا) نے اطلاع دی ہے کہ وہ مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب مبلغ یوگنڈا کے ہمراہ ایجوکیشنل (جو لوگنڈا زبان کے ماہرین کی کمیٹی کے ممبر ہیں) کو لوگنڈا زبان میں قرآن کریم کی تفسیر کے سلسلہ میں ملنے کے لئے جب ان کے آفس میں پہنچے تو حکیم صاحب کا پاؤں پھسل گیا۔ اور وہ فرش پر گر گئے۔ جس کی وجہ سے ان کے دائیں پاؤں ران کولہ گردہ اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر سخت چوٹیں آئیں۔ حکیم صاحب ان دنوں زخموں کی وجہ سے چل پھر بھی نہیں سکتے اور بخار اور بے چینی محسوس کرتے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالے انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور پیش از پیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے (نائب وکیل التبشیر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ

عیوب و نقائص کا تعاقب نہ کرو

عن معاویۃ رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انک اذا
اتبعت عورات الناس
افسدتھم (البیہقی)

ترجمہ:- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو لوگوں کے عیوب کا تعاقب کرے گا تو اس وقت تو ان کو بگاڑ دے گا۔

تشریح:- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جملہ صحابہ کرام ہمارے لئے بمنزلہ نجوم دکواکب کے ہیں اور خدا تعالےٰ نے ہر صحابی کو الگ الگ ذہنی دنگی صلاحیتوں سے نوازا تھا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو تاریخ میں مدبر اور مفکر تسلیم کیا گیا ہے۔ ان میں غیر معمولی سفارتی لیاقت تھی اور مختلف امور کے انتظام و انصرام میں آپ نے نمایاں خدمات سرانجام دیں دشمن ان کے نام سے لرزتا تھا مختلف قبائل اور قریب کے ممالک میں ان کا اثر رسوخ تھا۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والے مختلف طبائع کے ہی اشخاص تھے اس لئے ان اشخاص کے جذبات و احساسات کا خیال رکھتے ہوئے حضور نے حتی الوسع ان کے عیوب و نقائص کی پردہ پوشی کرنے کی نصیحت فرمائی۔

نفسیاتی لحاظ سے اس امر کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ بعض اوقات پردہ پوشی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے کیونکہ صاحب ضمیر شخص محسوس کرتا ہے کہ میرے عیب کو چھپا یا گیا ہے اور وہ خود ہی شرمندہ ہو جاتا ہے لیکن اگر ہر بات میں اور ہر دفعہ عیوب و نقائص کی تشہیر کی جائے گی تو ایسا شخص ذہنی لحاظ سے صدمہ محسوس کرتا ہے اور اپنے ماحول میں اس کو ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے جو اس کے لئے ناگفتہ بہ ہو جاتے ہیں خوبیوں کا اظہار کرنا چاہئے اس سے حوصلہ افزائی ہوتی ہے لیکن اس کے برعکس اگر کسی کے عیوب و نقائص کے لئے تجسس کیا جائے تو یہ امر فریقین کے لئے کوئی اچھے نتائج پیدا کرنے والا نہیں۔

حد کے قائم کرنے میں انصاف کرو

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انما اھلک
الذین قبلکم انھم کانوا
اذا سرق فیھم الشریف
ترکوہ واذا سرق فیھم
الضعیف اقاموا علیہ الحد
وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت
محمد سرقت لقطعت
یدھا (البخاری)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ صرف اس وجہ سے ہلاک ہو گئے کہ جب ان میں کوئی صاحب امتیاز و اثر شخص چوری کرتا تو اس کو بغیر سزا کے چھوڑ دیتے لیکن جب کوئی ناتواں اور پس ماندہ شخص چوری کرتا تو اس پر حد و تعزیر لگا دیتے بخدا خوب یاد رکھو کہ اگر فاطمہؓ (بنت رسولؐ) بھی چوری کا ارتکاب (معاذ اللہ) کرے تو میں اس کے ہاتھوں کو کاٹ دوں گا۔

تشریح:- اللہ اکبر! سرور کائنات رحمۃ للعلمین صلے اللہ علیہ وسلم کا عدل و انصاف دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر ہے آپ نے عدل و مساوات کے قیام کے لئے اپنی انتہائی لاڈلی بیٹی کی مثال دے کر دراصل زجر و توبیخ فرمائی ہے اور اس سے بڑھ کر اور کوئی مثال ہو بھی نہیں سکتی۔ آنحضرتؐ نے اقوام کی ذلت و عروج کا نقشہ کھینچ کر عام رنگ میں انتباہ فرمایا ہے کہ کسی جرم کی سزا میں انصاف اور مساوات کو ملحوظ رکھنا بہت سے حالات کو درست کر دیتا ہے دیگر وہ لوگ جن کو طبقاتی لحاظ سے پسماندہ گردانا جاتا ہے وہ ملک میں اور سوسائٹی میں ابتری پیدا کرنے کا سبب بن جاتے ہیں اخلاقی لحاظ سے یہ کمزوری کئی قباحتوں و لعنتوں کا باعث بن جاتی ہے جو شخص اپنے نفوذ و رسوخ کی وجہ سے کسی حاکم اور ذمہ دار شخص سے مل کر اپنے حق میں یا کسی دوست و عزیز کے حق میں باوجود مجرم ہونے کے فیصلہ کرواتا ہے اور فریق ثانی جو نہ تو اثر رکھتا ہے اور نہ ہی اس کی اتنی رسائی ہے وہ اپنی اس مظلومی کا وسیع پروپیگنڈہ کر کے دراصل اخلاقی ماحول کو زہریلا ہو تا ہے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت کی ہے کیونکہ اس رشوت سے عدل و انصاف کی روح ختم ہو جاتی ہے اور شمع و حرص انصاف کے قیام میں دیوار حائل ہو جاتی ہے

آنحضرت کا زریں ارشاد زندگی کے ہر پہلو میں قابل عمل ہے اور اگر اس کو سنجیدگی سے عملی جامہ نہ پہنایا جائے یا تو بہت سی مشکلات اور پریشانیاں حل ہو سکتی ہیں!

—٭—

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جماعت احمدیہ کراچی کا جلسہ

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ بوقت ۷ بجے شام بمقام احمدیہ ہال جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی زیر صدارت بعد نماز مغرب جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم حافظ محمد فیضی صاحب نے فرمائی۔ بعدہٗ مکرم نسیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے ایک نظم "میرے مولا میری یہ اک دعا ہے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے فرمائی جس کا عنوان "پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق" تھا۔ آپ نے اس پیشگوئی کے پس منظر کی وضاحت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے مختلف پندرہ حوالجات سے یہ ثابت فرمایا کہ مصلح موعود ہمارے موجودہ امام ہی ہیں۔ پھر مکرم مولوی صاحب نے حضرت مصلح موعود کے بیش بہا کارناموں میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو الہام ہوا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" وہ آج پوری ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے مصلح موعود کے کارنامے کے عنوان پر ایک جامع تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں مختلف ۱۶ کارناموں پر روشنی ڈالی۔ جن میں تحریک جدید۔ جماعت کی مختلف تنظیموں کے قیام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اس کے بعد مکرم سلیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم درثمین سے پڑھ کر سنائی۔

آخری تقریر مکرم بابو اللہ داد صاحب نے مصلح موعود اور جماعت کی ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ اور جماعت کو نظام سے وابستگی۔ تعلق باللہ اور دیگر ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔

مکرم بابو اللہ داد صاحب کی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے مصلح کے بلند مقام کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو نہایت قیمتی نصائح سے مستفیض فرمایا۔ اور حضور کی صحت و درازی عمر کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک فرمائی۔ اس موقعہ پر حضور کی صحت کے لئے بطور صدقہ ایک بکرا ذبح کیا گیا۔

سلسلہ تقاریر کے بعد پچاس سالہ دور خلافت کی تکمیل کی خوشی میں احباب جماعت میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ احمدیہ ہال میں اور اس کے ارد گرد برقی قمقموں کا اہتمام کیا گیا۔

بالآخر پُرسوز دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ حاضری تقریباً ۱½ ہزار تھی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی)

مبلغ ملایا مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری

۲۲ مارچ کو ربوہ پہنچ رہے ہیں

کراچی سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ ملایا مورخہ ۲۲ مارچ بروز اتوار بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ احباب جماعت بروقت ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

درخواست دعا

مکرمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ حکیم مولانا شبیر محمد صاحب مرحوم آف بھیرہ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ صحابہ میں سے تھے) کی طبیعت آج کل زیادہ ناساز ہے اعصابی کمزوری بہت زیادہ ہے اور روز بروز کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے شفا کاملہ عطا فرما وے۔ آمین

(محمد اسحٰق فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ کو آنکھ پر چوٹ آئی ہے جس سے کافی خون نکلا ہے نیز میری بہن تین چار روز سے بیمار ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(رشید احمد ارشد کارکن دفتر انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ مضمون سب پر بالا رہا

جلسہ اعظم مذاہب منعقدہ لاہور کے متعلق ایک اخبار کا ریویو

یہ مضمون عاجز نے اخبار "جنرل گوہر آصفی" نمبر سوم ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء میں سے نقل کیا ہے۔ جس کے مالک محمد وزیر صاحب ہے۔ اور رپن پریس کولوٹولہ کلکتہ سے شائع ہوتا تھا۔ اس کی اصل کاپی مولوی محمد اجمل صاحب مربی سلسلہ احمدیہ پشاور کے پاس موجود ہے۔ میں ان کے شکریہ کے ساتھ یہ ریویو درج کرتا ہوں۔ (قمر علوی سائیکل سیاح اڈ ٹپی مردان)

"ہمارے اخبار کے کالموں میں جیسا کہ ناظرین پر واضح ہوگا۔ یہ بحث ہو چکی ہے۔ کہ اس جلسہ اعظم مذاہب میں اسلامی وکالت کے لئے سب سے زیادہ لائق شخص کون تھا؟ ہمارے ایک معزز لائق نامہ نگار صاحب نے سب سے پہلے خالی الذہن ہو کر اور حق کو مد نظر رکھ کر حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کو اپنی رائے میں منتخب فرمایا تھا۔ جس کے ساتھ ہمارے ایک مکرم مخدوم نے اپنی مراسلت میں توارداً اتفاق ظاہر کیا تھا جناب مولوی سید محمد فخر الدین صاحب فخر نے بڑے زور کے ساتھ اس انتخاب کی نسبت اپنی آزاد مدلل اور بیش قیمت رائے پبلک کے پیش فرمائی تھی۔ اس میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان اور جناب سر سید احمد صاحب آف علیگڑھ کو انتخاب فرمایا تھا۔ اور ساتھ ہی اس اسلامی وکالت کے لئے ترعہ حضرات ذیل کے نام نکالا تھا۔ جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی۔ جناب مولوی حاجی سید محمد علی صاحب کانپوری اور جناب مولوی احمد حسین صاحب عظیم آبادی۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ ہمارے ایک لوکل اخبار کے ایک نامہ نگار نے جناب مولوی عبد الحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی کو اس کام کے لئے منتخب فرمایا تھا اس کے آگے مدیر محرک سوامی شوگن چندر کے اشتہار کا ذکر ہے۔ جو انہوں نے اس جلسہ میں ہر مذہب کے علماء کو آنے کی ترغیب دلائی تھی۔ اس اشتہار کے حصہ کو بخوف طوالت میں چھوڑ دیتا ہوں"۔ (ناقل ہذا)

اب ہمارے پیارے ناظرین کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس جلسے کے اشتہاروں وغیرہ کے دیکھنے اور دعوتوں کے پہنچنے پر کن کن علماء ہندکی رگ حمیت نے اس دین اسلام کی وکالت کے لئے کیا جوش دکھایا۔ اور کہاں تک انہوں نے اسلامی حمایت کو اٹھا کر حجج و براہین کے ذریعے فوقانی ہیبت کا سکہ غیر مذہب والوں کے دل پر بٹھانے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں معتبر ذریعے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ کارکنان نے خاص طور پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب اور جناب سر سید صاحب کو شریک ہونے کے لئے خط لکھا تھا۔ تو حضرت مرزا صاحب علالت طبع کی وجہ سے بنفس نفیس شریک نہ ہو سکے مگر اپنا مضمون بھیجکر اپنے ایک شاگرد خاص جناب مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کو اس کی قرأت کے لئے مقرر فرمایا۔ لیکن جناب سر سید نے شریک جلسہ ہونے اور مضمون بھیجنے سے کنارہ کشی فرمائی۔ یہ اس بناء پر نہ تھا کہ وہ معمر ہو چکے تھے۔ اور ایسے جلسوں میں شریک ہونے سے پرہیز کر رہے ہیں۔ اور نہ اس بناء پر تھا کہ انہیں ایام میں ایجوکیشنل کانفرنس کا انعقاد میرٹھ میں مقرر تھا۔ بلکہ یہ اس بناء پر تھا۔ کہ مذہبی جلسے ان کی توجہ کے قابل نہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی تحریر میں جس کو ہم انشاء اللہ تعالے اپنے اخبار میں کسی اور وقت درج کریں گے۔ صاف لکھ دیا ہے کہ وہ کوئی واعظ اور مولوی نہیں۔ یہ کام واعظوں اور ناصحوں کا ہے۔

جلسے کے پروگرام کے دیکھنے سے اور نیز تحقیق کرنے سے ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ جناب مولوی سید محمد علی صاحب کانپوری جناب مولوی عبد الحق صاحب دہلوی اور جناب مولوی احمد حسن صاحب عظیم آبادی نے اس جلسہ کی طرف کوئی جوشیلی توجہ نہیں فرمائی اور ہمارے مقدس زمرۂ علماء سے کسی اور لائق فرد نے اپنا مضمون پڑھنے یا پڑھوانے کا عزم بتایا۔؟

ہاں دو ایک عالم صاحبوں نے بڑی ہمت کر کے جلسہ ماتحن فیہا میں قدم رکھا مگر اُف۔ اسلئے کہ انہوں نے یا تو مقرر کردہ مضامین پر کوئی گفتگو نہ کی۔ یا بے سر و پا کچھ ہانک دیا۔ جیسا کہ ہماری آئندہ رپورٹ سے واضح ہوگا۔

غرض جلسہ کی کارروائی سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ صرف ایک مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان تھے۔ جنہوں نے اس میدان مقابلہ میں اسلامی پہلوانی کا پورا حق ادا فرمایا ہے۔ اور اس انتخاب کو راست کیا ہے۔ جو خاص آپ کی ذات کو اسلامی وکیل مقرر کرنے میں پشاور۔ راولپنڈی جہلم۔ شاہ پور۔ بھیرہ۔ خوشاب۔ سیالکوٹ جموں۔ وزیر آباد۔ لاہور۔ امرتسر۔ گورداسپور لودہانہ۔ شملہ۔ دہلی۔ انبالہ۔ ریاست پٹیالہ کپورتھلہ۔ ڈیرہ دون۔ الہ آباد۔ مدراس۔ بمبئی۔ حیدر آباد دکن۔ بنگلور وغیرہ بلاد ہند کے مختلف اسلامی فرقوں سے وکالت ناموں کے ذریعے مزین بدستخط ہو کر وقوع میں آیا تھا۔ حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا تعالے کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا۔ بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی۔ کہ موافقین اور مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اٹھے۔ کہ

یہ مضمون سب پر بالا ہے

بالا ہے۔

صرف اسی قدر نہیں بلکہ اختتام مضمون پر حق الامر معاندین کی زبانوں پر یوں جاری ہو چکا کہ۔

اب اسلام کی حقیقت کھلی۔ اور اسلام کو فتح ہوئی۔

حق انتخاب تیر بہدف کی طرح روز روشن میں ٹھیک نکلا۔ اب اس کی مخالفت میں دم زدن کی گنجائش ہے ہی نہیں۔ بلکہ وہ ہمارے فخر و ناز کا موجب ہے۔ اسلئے کہ اسی میں اسلامی شوکت ہے۔ اور اسی میں اسلامی عظمت۔ اور حق بھی یہی ہے۔

اگرچہ جلسۂ اعظم مذاہب کا ہند میں یہ دوسرا اجلاس تھا۔ لیکن اس نے اپنی شان و شوکت اور جاہ و حشمت کی رو سے ساری ہندوستانی کانگرسوں اور کانفرنسوں کو مات کر دیا ہے۔ ہندوستان کے مختلف بلاد کے رؤسا اس میں شریک ہوئے۔ اور ہم بڑی خوشی کے ساتھ یہ ظاہر کیا چاہتے ہیں کہ ہمارے مدراس نے بھی اس میں حصہ لیا ہے۔ جلسہ کی دلچسپی یہاں تک بڑھی کہ مشتہرہ تین دن پر ایک دن بڑھانا پڑا۔ انعقاد جلسہ کے لئے کارکن کمیٹی نے لاہور میں سب سے بڑی وسعت کا مکان اسلامیہ کالج تجویز کیا۔ لیکن خلق خدا کا اژدہام اس قدر تھا۔ کہ مکان کی جگہ غیر مکتفی ثابت ہوئی۔

جلسہ کی عظمت کا یہ کافی ثبوت ہے کہ کل پنجاب کے عمائدین کے علاوہ چیف کورٹ پنجاب اور ہائیکورٹ الہ آباد کے آنریبل جج بابو پرتول چندر صاحب اور مسٹر بنرجی نہایت خوشی سے شریک جلسہ ہوئے۔

اس جلسہ کے لئے سابق چھ پریسیڈنٹ مقرر ہو چکے تھے۔ جن کے نام نامی یہ ہیں

(۱) رائے بہادر بابو پرتول چندر چیٹرجی جج چیف کورٹ پنجاب

۲ - خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب جج اسمال کاز کورٹ لاہور

۳ - رائے بہادر پنڈت رادہا کشن صاحب کول پلیڈر چیف کورٹ و سابق گورنر جموں

۴ - سردار دیال سنگھ صاحب رئیس اعظم مجیٹھہ

۵ - رائے بہادر بھوانی داس صاحب افسر بندوبست ضلع جہلم

۶ - مولوی حکیم نور الدین صاحب سابق طبیب شاہی مہاراجہ صاحب بہادر والئے کشمیر۔

اور یہی مولوی صاحب تھے جو اختتام جلسہ پر خاتمہ کی تقریر کرنے کے لئے مقرر کئے گئے تھے"۔

جنرل گوہر آصفی

۲۶ جنوری ۱۸۹۷ء

یک روزہ اجتماع خدام و اطفال لاہور

مورخہ ۲۲ مارچ بروز اتوار صبح نو بجے تا ۴½ بجے شام بمقام برٹ انسٹی ٹیوٹ گراؤنڈ اقبال روڈ لاہور میں خدام و اطفال مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا سالانہ ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ جس میں لاہور کے چھ حلقوں کی ٹیمیں کبڈی۔ نٹ بال۔ والی بال اور رسہ کشی کے مقابلوں میں حصہ لے رہی ہیں۔ اس کے علاوہ انفرادی کھیلوں کے مقابلہ جات بھی ہوں گے۔ اول۔ دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دئے جاویں گے۔ جس حلقہ کی حاضری فیصد سب سے زیادہ ہوگی۔ اس حلقہ کے زعیم کو بھی انعام دیا جاوے گا۔ خدام و اطفال کو بالخصوص اور انصار کو بالعموم دعوت شمولیت دی جاتی ہے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ — لاہور

ضروری اعلان

(مکرم نواب زادہ عباس احمد خاں صاحب ابن حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ)

حضرت قبلہ والد ماجد خان محمد عبد اللہ خاں صاحب کی ڈائری کے مطابق جو واجبات قرض یا امانتیں وغیرہ ان کے ذمہ تھیں ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ادا کر چکے ہیں۔ اگر حضرت والد صاحب بزرگوار کے ذمہ کسی اور صاحب کی کوئی امانت یا قرض ہو تو وہ مہربانی فرما کر مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر فوری مع ثبوت اطلاع دیں تاکہ ادائیگی کر دی جائے۔ ایک خاتون مسماۃ خانم جان صاحبہ کی کچھ رقم حضرت والد صاحب کی ڈائری میں لکھی ہوئی ہے اور اس میں یہ بھی تحریر ہے کہ مولا داد صاحب سے ان کا پتہ دریافت کر لیا جائے لیکن ہمیں ہر دو کا پتہ معلوم نہیں ہے۔ جو صاحب جانتے ہوں ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔ اسی طرح ایک صاحب کی رقم بھی درج ہے۔ لیکن ان کا نام پڑھا نہیں جاتا۔

(عباس احمد خاں۔ پام ویو۔ ۵ ڈیوس روڈ۔ لاہور)

امتحان ناصرات الاحمدیہ

:- ناصرات الاحمدیہ کے امتحان کے لئے درِ ثمین کا ہمارا آقا مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب اس کے مصنف محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی سے اکٹھی منگوا لی گئی ہے۔ دفتر لجنہ اماء اللہ سے تمام لجنات منگوا لیں۔ بچوں کے لئے بہت اچھی کتاب ہے۔ امتحان کے علاوہ بھی ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ لجنات یہ کتاب منگوا کر امتحان کی تیاری شروع کرا دیں۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ پچیس پیسے ہے۔ اکٹھی منگوانے پر اس کی قیمت فی نسخہ ایک روپیہ ۱۲ آنے پیسے ہوگی۔ اعلیٰ کاغذ مجلد قیمت اس کتاب کا امتحان ۳ مئی کو ہو رہا ہے۔ چھوٹے گروپ کا امتحان ۸ صفحہ تک ہوگا۔ اور بڑے گروپ کے لئے ساری کتاب۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

:- مکرم میاں علم دین صاحب ولد میاں اللہ دتہ صاحب مرحوم ساکن محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مسمی اللہ دتہ صاحب مورخہ ۲۶/۳/۶۲ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کے نام ایک قطعہ اراضی ۱/۲ ۵ مرلہ واقع محلہ دار النصر ربوہ بشراکت میاں مہر الدین صاحب موجود ہے۔ مرحوم کے حصہ کی زمین میرے نام منتقل کی جائے۔ کیونکہ مرحوم کا میرے سوا کوئی وارث نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

جماعت احمدیہ منٹگمری کی قرار داد تعزیت

:- جماعت احمدیہ منٹگمری جناب محترم چوہدری محمد نفی صاحب بیرسٹر ابن حضرت نواب محمد دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور برادر اصغر محترم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کی نوجوانی کے عالم میں سانحہ ارتحال پر اپنے دلی رنج اور حزن و ملال کا اظہار کرتی ہے۔ محترم مرحوم ایک ماہر قانون دان اور نمایاں اثر و رسوخ کے حامل تھے۔ مرحوم اعلیٰ درجہ کے خلیق، ملنسار، منکسر المزاج اور باوقار نوجوان تھے۔ اور ہر کہہ و مہ سے نہایت خندہ پیشانی اور شیریں بیانی سے ملتے تھے۔ نہایت مخلص احمدی تھے اور ہر قسم کی قربانی میں حصہ لیتے تھے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے تھے۔ احمدیت کی تبلیغ کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔

مرحوم نے ایام بیماری میں نہایت صبر و استقلال کا نمونہ دکھایا حتی الامکان نماز کے پابند رہے۔ مرحوم کے برادران اور دیگر افراد خاندان نے مرحوم کے علاج معالجہ اور خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور مرحوم کی وفات پر جس صبر عظیم کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے قابل رشک نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کے لواحقین بہنوں اور بھائیوں خصوصاً محترمہ بیگم نفی صاحبہ اور تینوں بچوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمادے۔ اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(ممبران جماعت احمدیہ منٹگمری)

تم میں سے کتنے ہیں جو خدا کی راہ میں زندگی وقف کرنے کو تیار ہیں

(مسیح موعود)

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا کام دن بدن وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور نئے واقفین زندگی کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ پس تمام مخلصین جماعت سے خصوصاً سندھی اور پشتو بولنے والے نوجوانوں سے گزارش ہے کہ وہ خدمت دین کے لئے آگے قدم بڑھائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں اپنی زندگیاں اس نیک مقصد کے لئے وقف کریں۔

دیکھئے امام وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز آپ کو وقف کی طرف بلاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ "میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے۔ تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیم کی طرح اس کی روح بول اٹھے۔ اسلمت لرب العٰلمین۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا۔ وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"۔

(ملفوظات دوم صفحہ ۱۰۰)

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

سابقون میں شامل ہونے کا ایک سنہری موقعہ

مشنہائے بیرون کی بعض اہم اور فوری ضروریات کا تقاضا ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کا بیشتر حصہ سال کے ابتدائی حصہ ہی میں ادائیگی کا انتظام کرے۔ اس لئے ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے مارچ تک اپنا سالم چندہ ادا کرنے والوں کو سابقون کی عزت سے نوازا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء فرمایا:

"جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔"

ظاہر ہے۔ کہ ایسی قربانی کرنے والوں کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقدس دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی ہوں گی۔ چنانچہ دفتر ہذا کا دستور ہے کہ ۳۱ مارچ تک وصولی اسم وار فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جاتی ہے۔ مخلصین جماعت سے توقع ہے کہ وہ ۳۱ مارچ سے پہلے پہلے اپنے وعدہ کی ادائیگی فرما کر سابقون میں شامل ہونے کی سعی فرمائیں گے۔

بہتر ہوگا کہ مجلس مشاورت کے موقع پر زیادہ سے زیادہ رقم مرکز میں پہنچا دی جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے تعلیمی وظائف

ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے مالی سال ۶۴-۱۹۶۳ء کے بجٹ میں مبلغ تین صد روپیہ کی رقم ان طلباء و طالبات کو وظائف دینے کے لئے منظور کی ہے جو پرائمری امتحان میں امتیازی نمبروں پر کامیاب ہوں۔ تین سال کے لئے چار چار روپیہ کے دو وظائف برائے طلباء اور دو وظائف برائے طالبات جناب ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب و انسپکٹریس صاحبہ مدارس جھنگ کی سفارش پر بشرائط ذیل دئے جائیں گے۔

(۱) طالب علم کا گارڈین ربوہ میں زمین یا مکان کا مالک ہو یا کم از کم ایک سال سے حدود کمیٹی ربوہ میں رہائش پذیر ہو۔

(۲) گارڈین کی سالانہ آمدنی پانچ ہزار روپے سے کم ہو۔

(۳) طالب علم آئندہ تعلیم ربوہ کے کسی سکول میں جاری رکھے۔

(۴) یہ وظیفہ جماعت ششم سے جماعت ہشتم تک کے لئے ہوگا۔ بشرطیکہ طالب علم ہر سال پاس ہوتا رہے۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری محمد شریف صاحب گردا ورقانونگو انتھال حلقہ گوجرہ کچھ عرصہ سے بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے (چوہدری عنایت علی سیکرٹری مال بھگوالہ۔ ضلع سیالکوٹ)

۲- میری بچی عفت آرا تین ماہ سے بیمار ہے۔ (اب) اسے ترینہ بھی ہو گیا ہے۔ تمام بہنیں اور بھائی میری بچی کے لئے دعا کریں۔ نیز میں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میری ان پریشانیوں کو دور کرے میری والدہ بیمار ہیں انکو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں

مسعودہ شاہدہ اہلیہ قریشی خلیل احمد بی اے ایل ایل بی ورم گلی لاہور

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۰ مارچ۔ جموں و کشمیر کی آزاد حکومت کے صدر مسٹر کے ایچ خورشید نے کل یہاں بھارت کو خبردار کیا کہ اگر بھارتی فوجوں نے جنگ بندی لائن عبور کرنے کی کوشش کی تو انہیں یہاں عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑے گا انہوں نے کہا کہ ہماری فوجیں اور کشمیری عوام اس دن کیلئے بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں

پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں جو بیان دیا تھا صدر خورشید اس پر تبصرہ کر رہے تھے۔ پنڈت نہرو نے اپنے بیان میں دھمکی دی تھی کہ اگر ضروری ہوا تو بھارتی فوجیں جنگ بندی لائن پار کریں گی۔ صدر خورشید نے کہا پنڈت نہرو کے اس بیان سے تصدیق ہو گئی ہے کہ بھارت پاکستان اور آزاد کشمیر کے متعلق جارحانہ عزائم رکھتا ہے جس کے لئے وہ اپنی فوجی طاقت تیزی سے بڑھا رہا ہے اس سے یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ بھارت نے موجودہ رویہ بڑے پیمانہ پر غیر ملکی فوجی امداد ملنے کے باعث اختیار کیا ہے جس سے بھارتی فوجوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں حالانکہ ان فوجوں کو ۱۹۶۲-۶۳ء کے موسم سرما میں چین سے انتہائی ذلت آمیز شکست اٹھانا پڑی تھی۔ صدر خورشید نے کہا کہ بھارت کی طرف سے اس فوری خطرہ پر حفاظتی کونسل کو بلا تاخیر توجہ کرنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اس سلسلہ میں حفاظتی کونسل کی توجہ بجا طور پر دلائی ہے انہوں نے زور دیا کہ کونسل اپنے سابقہ فیصلوں پر عمل درآمد کرائے اور اس راہ میں جو رکاوٹیں ہیں انہیں فی الفور دور کر کے رائے شماری کرائے۔

•۔ نوابشاہ۔ صدر محمد ایوب خان نے کل یہاں کہا ہے کہ آئندہ چار برس کے دوران ملک میں سولہ نئی شوگر فیکٹریاں قائم کی جائیں گی تاکہ کھانڈ کی سالانہ پیداوار کی حد کو جو تین لاکھ ٹن سے بڑھا کر پانچ لاکھ ٹن کر دی ہے پورا کیا جا سکے آپ نے یہ بات چینی انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہی یہ انسٹی ٹیوٹ پندرہ لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کیا جا رہا ہے

صدر ایوب نے کہا کہ متعدد ضمنی صنعتوں کا انحصار شوگر ملوں کی ذیلی مصنوعات پر ہے آپ نے کہا بعض ملکوں میں ان ضمنی صنعتوں نے اتنی اہمیت حاصل کر لی ہے کہ کھانڈ اصلی پیداوار نہیں بلکہ محض ذیلی پیداوار بن کر رہ گئی ہے آپ نے کہا ملک نے گزشتہ چند برس میں خاصی ترقی کی ہے بالخصوص صنعتی میدان میں ترقی کی رفتار بڑی حوصلہ افزا ہے۔

•۔ نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ میں برملا اعتراف کیا کہ مشرقی پاکستان میں حالیہ فرقہ وارانہ فسادات میں مسلمانوں نے ہندوؤں کو غنڈوں کے ہاتھوں سے بچایا اور اکثر مقامات پر ان کی جان بچائی۔ یاد رہے یہ فسادات بھارت میں زبردست فرقہ وارانہ فسادات کے ردعمل کے نتیجہ میں ہوا تھا۔

•۔ لاہور ۲۰ مارچ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایک ماہ کی مدت کے لئے لاہور چھاؤنی کی حدود میں واقع کسی پبلک مقام پر ان کی تحریری اجازت کے بغیر پانچ یا پانچ سے زائد اشخاص کے اجتماع پر پابندی عائد کر دی ہے اس حکم کا اطلاق ڈیوٹی پر متعین پولیس کے ملازمین یا دیگر سرکاری ملازمین مغربی پاکستان صوبائی اسمبلی کے ان دنوں منعقد ہونے والے اجلاسوں، جنازوں اور براتوں، مذہبی عبادات اور یوم پاکستان کے سلسلہ میں ہونے والی تقریبات پر نہیں پڑے گا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ اقدام ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت عائد کیا ہے۔

•۔ ملتان ۲۰ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کل یہاں کہا کہ اس سال گندم کی فصل بڑی اچھی ہے اور اسے حالیہ سرد لہر سے کوئی نقصان نہیں پہنچا آپ لاہور روانہ ہونے سے پہلے ملتان چھاؤنی کے ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ صوبائی گورنر نے کہا حکومت مغربی پاکستان اس سال گندم کی قیمت خرید میں تبدیلی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ حکومت اس سال بھی گندم کی اتنی ہی مقدار حاصل کرے گی جتنی کہ وہ گزشتہ برسوں میں حاصل کرتی رہی ہے گورنر نے کل صبح اخباری نمائندوں کو بتایا کہ انہوں نے گزشتہ شب کی ژالہ باری سے ہونے والے نقصان کے بارہ میں ڈویژنل حکام سے رپورٹ طلب کی تھی ڈویژنل حکام نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق ژالہ باری سے فصلوں کو بالکل معمولی نقصان پہنچا ہے تاہم آپ نے کہا گزشتہ ماہ کی سرد لہر سے آم کی فصل کو خاص نقصان پہنچا ہے

•۔ نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ مقبوضہ کشمیر کے نئے کٹھ پتلی وزیر اعظم مسٹر جی ایم صادق نے کل اپنی حکومت کے مخالفین کو پھر دھمکی دی کہ حکومت ریاست کے نظم و نسق اور امن و امان کو درہم برہم کرنے کی کوشش برداشت نہیں کرے گی۔ اور "شرپسندوں" کو سختی کے ساتھ کچل دیا جائے گا۔ مسٹر صادق نام نہاد ریاستی اسمبلی میں مطالبات زر پر بحث کے دوران نیشنل کانفرنس کے دو ممتاز ارکان کے اچانک واک آؤٹ کے بعد تقریر کر رہے تھے

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کی نئی پیشکش!

ملفوظات

جلد پنجم و ششم

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات جو جماعت احمدیہ کی تربیت اور روحانی ترقی کے لئے مفید اور تربیت اولاد کا بہترین ذریعہ ہیں۔ یہ خزانہ علم و عرفان مجلد ہر دو جلد ہدیہ ۸ روپے فی جلد۔ علاوہ محصول ڈاک طلب فرمائیں۔

فصل الخطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف جو ردّ عیسائیت کے مضبوط دلائل پر مشتمل ہے امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے مجلس مشاورت کے موقع پر طلب فرمائیں

فضائل القرآن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کی چھ تقریروں کا مجموعہ جو قرآن مجید کے فضائل سے متعلق پر معارف و پر حکمت مضامین پر مشتمل ہے مجلس مشاورت کے موقع پر طلب فرمائیں۔ ہدیہ علاوہ محصول ڈاک صرف ۸ روپے ملنے کا پتہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔

دنیائے طب کی مایہ ناز دوا

انگزینا

•۔ یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی غذا کو ہضم کرتی اور ریاح خارج کرتی ہیں۔
•۔ نظام ہضم کی اصلاح کر کے پیٹ درد نفخ، تبخیر معدہ اور باد گولہ کو دور کرتی ہیں
•۔ جوڑوں اور پٹھوں اور جسم کی عام ریحی اور عصبی دردوں کے لئے نہایت مفید ہیں
•۔ سستی اور کمزوری دور کر کے چستی اور توانائی پیدا کرتی ہیں!
•۔ پانچ سالہ تجربہ اور استعمال کے بعد پیش کی جا رہی ہیں۔
•۔ قیمت فی شیشی دو روپے علاوہ محصول ڈاک

تیار کردہ!

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ماڈرن موٹر ڈرائیونگ سکول

میں

داخلہ شروع ہے

مکمل کورس ڈرائیونگ ایک ماہ۔
فیس کورس ایک صد روپیہ صرف
مزید معلومات بالمشافہ یا بذریعہ ڈاک حاصل کیجئے۔

ماڈرن موٹر ڈرائیونگ سکول
خورشید آٹو موبائل ۱۳۴ جھنگ روڈ۔ لائل پور

سانگلہ ہل کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ
صوفی سمیع اللہ صاحب سیکرٹری مال
سانگلہ ہل سے طلب فرمائیں (مینیجر)

مجلس مشاورت کا افتتاح (بقیہ صفحہ اول)

وفادار تھے یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ مشکل حالات میں ہی وفاداری کا امتحان ہوتا ہے۔ یہ الفاظ جو میرے دل کی آواز ہیں آپ کے دلوں تک پہنچ چکے ہیں اس امید کے ساتھ میں مجلس مشاورت کی کارروائی شروع کرنا چاہتا ہوں

سب کمیٹیوں کا تقرر

اس مختصر خطاب کے بعد صاحب صدر نے فرمایا اب ایجنڈے پر غور کے لئے سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آئے گا ہمارے اس ایجنڈے میں گیارہ تجاویز ہیں انھیں چار سب کمیٹیوں میں تقسیم کر دینا مناسب ہے

سب کمیٹی نمبر ۱۔ ایجنڈے کی تجویز نمبر ۲ بابت نگران بورڈ پر غور کرے گی اور اس کے ۱۷ ممبر ہوں گے۔

سب کمیٹی نمبر ۲ مالی امور سے متعلق ایجنڈے کی تجاویز نمبر ۱، ۳، ۸ اور ۹ بشمول بجٹ صدر انجمن احمدیہ پر غور کرے گی اور اس کے ۳۰ ممبران ہوں گے۔

سب کمیٹی نمبر ۳۔ ایجنڈے کی تجاویز نمبر ۱۰ و ۱۱ مشتمل بر بجٹ ہائے تحریک جدید و وقف جدید پر غور کرے گی اور اس کے ممبران کی تعداد بھی بیس ہوگی۔

سب کمیٹی نمبر ۴۔ ایجنڈے کی تجاویز ۴، ۵، ۶ اور ۷ متعلقہ اصلاح و ارشاد بہشتی مقبرہ و نظارت علیا پر غور کرے گی اور اس کے ممبران کی تعداد اکیس ہوگی۔

اس کے بعد محترم صاحب صدر نے باری باری ان چاروں سب کمیٹیوں کے لئے نام پیش کرنے کی ہدایت فرمائی نام پیش ہونے کے بعد آپ نے سب کمیٹی نمبر ۱ بابت نگران بورڈ کا صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور کو اور سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نائب ناظر امور عامہ کو مقرر فرمایا اسی طرح سب کمیٹی نمبر ۲ متعلقہ مالی امور و بجٹ صدر انجمن احمدیہ کے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور سیکرٹری مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال مقرر ہوئے اور سب کمیٹی نمبر ۳ متعلقہ بجٹ ہائے تحریک جدید و وقف جدید کے لئے بطور صدر مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی اور بطور سیکرٹری مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول کا تقرر عمل میں آیا نیز سب کمیٹی نمبر ۴ متعلقہ اصلاح و ارشاد بہشتی مقبرہ و نظارت علیا کے صدر مکرم ملک حبیب الرحمن صاحب اور سیکرٹری مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مقرر ہوئے۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد محترم صاحب صدر نے افتتاحی اجلاس کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلس مشاورت کا اگلا اجلاس ۲۱ مارچ کو ۸ بجے صبح شروع ہوگا۔

(مجلس مشاورت کے دیگر اجلاسوں کی مختصر روداد آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں)

مکرم پیر خلیل احمد صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ وفات پا گئے

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۲۱ مارچ۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نائب آڈیٹر مکرم پیر خلیل احمد صاحب طویل علالت کے بعد کل مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ اڑھائی بجے بعد دوپہر بعمر ۵۶ سال وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے پوتے تھے مرحوم صدر انجمن احمدیہ کے قدیمی کارکن تھے اور گزشتہ کئی سال سے بطور نائب آڈیٹر خدمات بجا لا رہے تھے آپ پانچ چھ ماہ سے جگر کی خرابی کے باعث بیمار چلے آ رہے تھے مرحوم نہایت مخلص ملنسار درویش اور کم گو انسان تھے۔

نماز جنازہ آج بعد نماز ظہر ادا کی جائے گی۔

مرحوم نے ایک بیٹی اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواست دعا۔ میرے والد محترم شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب کی طبیعت بوجہ رعشہ و پاؤں پر ورم کی بناء پر کمزور ہوتی چلی جا رہی ہے ورد شدت کا دیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ والد صاحب کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ (شیخ بشیر احمد ناصر طارق آباد لائل پور)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائیداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے۔ پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے۔ یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں۔ یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں کل ثواب کا موقعہ مل سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے۔ پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے گا کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ کا پہلا سالانہ

تربیتی اجتماع

مورخہ ۳۔ ۴۔ ۵۔ اپریل سنہ ۱۹۶۴ء

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ کا پہلا تربیتی اجتماع بمقام شہر نواب شاہ مورخہ ۳۔ ۴۔ ۵۔ اپریل بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ ضلع نواب شاہ کی جملہ مجالس کے قائدین اپنی مجالس سے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو اس اجتماع میں شامل کرانے کا اہتمام فرما دیں۔ اس کے علاوہ خیرپور ڈویژن کے خدام۔ انصار و اطفال کو بھی اس اجتماع میں شرکت کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

محمد یوسف
قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ

سو میل پیدل سفر کا دلچسپ مقابلہ

حسب سابق امسال مورخہ ۲۲/۳/۶۴ کو طلباء جامعہ احمدیہ کے مابین ۱۰۰ میل پیدل سفر کا مقابلہ ربوہ سے صبح ساڑھے سات بجے شروع ہوگا۔ اس پیدل سفر کا اختتام نخلہ (یعنی جابہ) پر ہوگا۔ دوران مقابلہ طلباء کو دوسروں سے طلب کرنے یا خود خرید کر کھانے کی اجازت نہ ہوگی بلکہ طلباء کو اپنے طعام و قیام کا خود انتظام کرنا ہوگا۔

مدیر الالعاب
بالجامعۃ الاحمدیہ۔ ربوہ

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۳۔ مارچ سنہ ۱۹۶۴ء کو یوم پاکستان کی تقریب پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۲۴۔ مارچ ۱۹۶۴ء کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵